سوال

ایک پاکستانی لڑکی نفسیاتی مرض کا شکار ہے اور زندگی کی رغبت نہیں رکھتی اس نے کئی ایک بار خودکشی کرنے کی بھی کوشش کی ہے، اس لڑکی کے لیے ایک عرب مسلمان شخص کا رشتہ آیا لیکن اس کے والد نے صرف اس لیے یہ رشتہ رد کر دیا کہ یہ پاکستانی نہیں ہے، وہ لڑکی اس شخص کو اپنے لیے مناسب خیال کرتی ہے، کہ وہ اس کی بیماری کے علاج میں معاون ثابت ہوگا، اور زندگی کا ذائقہ حاصل کرنے میں مدد بن سکتا ہے، اس لیے اس لڑکی نے اس سے شادی کر لی اور اس میں اس کا ولی بھائی بنا اس کے رد فعل میں لڑکی کے والدین نے لڑکی کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا، اب وہ لڑکی یہ دریافت کرنا چاہتی ہے کہ آیا اس نے جو کچھ کیا وہ غلط تھا اور اللہ تعالی اسے اس کی سزا دے گا؟ اور وہ اپنے اس عمل کو یہ کہہ کر بری کرنا چاہتی ہے کہ اسے خدشہ تھا کہ وہ اس لڑکے کے ساتھ حرام فعل کا ارتکاب نہ کر بیٹھے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس سے شادی کر لی جائے؟

جواب

الحمد للہ

اول :

اس لڑکی کو اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے یہ معلوم ہونا چاہیے تھا کہ خودکشی حرام اور کبیرہ گناہ ہے، اور جس نے بھی اپنے آپ کو جس چیز سے قتل کیا تو آخرت میں اسے وہی عذاب دیا جائیگا اور وہ اس چیز کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کرتا رہے گا

نفسیاتی بیماریوں کا علاج ذکر و اذکار اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی جانب رجوع اور کسی نفسیاتی ڈاکٹر سے رجوع میں پایا جاتا ہے

دوم :

عورت کے ولی کو چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی وغیرہ کا نکاح کسی مناسب اور نیک و صالح شخص سے کر دے تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان پر عمل ہو :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کے ساتھ (اپنی بیٹی وغیرہ کا) رشتہ کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں لمبا چوڑا فساد پیدا ہو گا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) اسے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے

ولی کو حق حاصل نہیں کہ وہ جس سے شادی کرنے پر راضی ہو اور وہ رشتہ مناسب و کفوء والا ہو تو اسے صرف نیشنلٹی یعنی شہریت دوسری ہونے کی وجہ سے رد کر دے، لیکن اگر اس میں کوئی ایسا مانع ہو جو اس سے شادی کرنے میں معتبر مانع شمار ہوتا ہو تو پھر جائز ہے، وگرنہ وہ اسے شادی سے روکنے والا شمار ہو گا

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عضل کا معنی یہ ہے کہ عورت کو اس کے لیے مناسب رشتہ والے تخص شادی کرنے سے روک دیا جائے جبکہ عورت اس سے شادی کا مطالبہ کرتی ہو، اور دونوں ہی ایک دوسرے کی رغبت رکھتے ہوں

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

" میں نے اپنی بہن کا ایک شخص سے نکاح کردیا تو اس نے اسے طلاق دے دی حتی کہ جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ پھر اس سے شادی کرنے آگیا تو میں نے اسے کہا :

میں نے اس سے تیری شادی کی اور اسے تیری بیوی بنایا اور تیری عزت واحترام کیا اور تو نے اسے طلاق دے دی اب پھر تم اس سے شادی کرنے آئے ہو، اللہ کی قسم وہ اب تیری کبھی بیوی نہیں بن سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج نہیں تھا، اور وہ عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی، تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کردی :

توتم ان کو شادی سے مت روکو " لاتعضلوھن " تو میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اب میں اس کی شادی کرتا ہوں، راوی بیان کرتے ہیں : تو انہوں نے اس کی شادی اس شخص سے کردی " اسے بخاری نے روایت کیا ہے

اس لیے اگر عورت کسی بعینہ کفوٗ اور مناسب رشتہ والے شخص میں رغبت رکھتی ہو اور ولی کسی اور سے شادی کرنا چاہتا ہو اور جس سے لڑکی شادی کرنا چاہتی ہے اس سے شادی نہ کرے تو وہ اسے شادی سے روکنے والا اور عاضل شمار ہوگا

لیکن اگر لڑکی بغیر مناسب اور غیر کفوٗ رشتہ والے شخص سے شادی کرنے کا مطالبہ کرتی ہے تو ولی کو روکنے کا حق حاصل ہے، اور وہ عاضل شمار نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں : المغنی (383/9).

اور عضل یعنی شادی سے روکنا ایک ولی سے دوسرے ولی میں ولایت کے انتقال کا سبب ہے اور ولی صرف عصبہ شخص ہی بنے گا

اس بنا پر اگر تو وہ شخص جس کا رشتہ آیا تھا کفوٗ اور مناسب تھا اور ولی نے اس سے شادی کرنے سے انکار کردیا تو بھائی نے بہن کی شادی اس سے کردی تو اس کا نکاح صحیح ہے لڑکی کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور انہیں راضی کرنے کی کوشش کرے

لیکن اگر اس کا ولی اس رشتہ سے انکار کرنے اور اس کی شادی اس شخص سے نہ کرنے میں حق پر تھا کہ اس کے پاس کوئی ایسا سبب تھا جو اس سے شادی کرنے میں معتبر مانع شمار ہوتا ہے مثلا وہ فاسق تھا یا صالح نہیں تھا تو کسی بھی ولی کے لیے جائز نہیں کہ وہ باپ کے بعد اس لڑکی کی شادی اس شخص سے کرسکے، اس صورت میں جمہور فقہاء کے ہاں یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا؛ کیونکہ یہ نکاح ولی کے بغیر ہوا ہے اور ولی کے بغیر نکاح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور اسے باطل قرار دیا ہے، اس لیے اس صورت میں ولی کو تجدید نکاح پر راضی کیا جائیگا، یا پھر اس کی موافقت کا اعلان ہو

واللہ اعلم.